

146239 - کیا شیر خوار بچے کو زکاة دی جا سکتی ہے؟

سوال

سوال: کسی شیر خوار بچے کی پرورش کرنے والا دودھ پینے کی مدت میں اس بچے کیلئے زکاة کی رقم وصول کر سکتا ہے؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

زکاة کے مستحق ہونے کیلئے عاقل، بالغ، اور کھانا کھانے کی شرط نہیں ہے، بلکہ جس کسی شخص میں فقر و غربت پائی جائے گی وہ زکاة کا مستحق ہے، جیسے کہ قرآن مجید میں ہے:

(إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ ...)

ترجمہ: بیشک زکاة فقراء اور مساکین کیلئے ہے۔۔۔ [التوبہ:60]

اس لئے اگر کسی شیر خوار بچے کا مال نہ ہو اور نہ ہی کوئی اس کی کفالت کرنے والا ہو تو اسے زکاة میں سے دیا جا سکتا ہے، اور کفالت کرنے والا بچے کی ضروریات لباس، کھانا پینا، علاج اور دیگر اشیا میں زکاة صرف کر سکتا ہے۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"ہر چھوٹے بڑے کو زکاة دی جا سکتی ہے، چاہے وہ کھانا کھانے کے قابل ہو یا نہ ہو، امام احمد کہتے ہیں: "گم شدہ شیر خوار بچے کو دودھ پلانے کی اجرت میں زکاة کی رقم دی جا سکتی ہے، کیونکہ یہ بچہ بھی فقراء میں شامل ہے" امام احمد ہی سے یہ موقف بھی منقول ہے کہ زکاة صرف اسی کو دی جائے جو کھا پی سکتا ہو؛ تاہم ان کا پہلا موقف ہی صحیح ہے، کیونکہ یہ بچہ بھی فقراء میں شامل ہے، اس لئے اسے زکاة دینا اسی طرح جائز ہے جیسے کھانے پینے کی صلاحیت رکھنے والے بچے کو دینا جائز ہے، ویسے ہی شیر خوار بچے کو دودھ، کپڑوں، اور دیگر تمام اشیا کی ضرورت ہوتی ہے اس طرح یہ بھی نصوص کے عموم میں داخل ہوگا۔۔۔" انتہی

"المغنی" (2/268)

اور اگر کوئی اس بچے کی کفالت کرنے والا موجود ہو تو ایسی صورت میں اسے زکاة نہیں دی جا سکتی، کیونکہ اس کی ضروریات پوری ہونے کا بند و بست ہو چکا ہے۔

چنانچہ حاشیہ "فلیوبی وعمیرہ" (4/28) میں ہے کہ:

"جس شخص کا خرچہ کسی رشتہ دار یا خاوند کی وجہ سے پورا ہو رہا ہو تو صحیح موقف کے مطابق وہ غریب اور محتاج نہیں ہے، بالکل ایسے ہی جیسے یومیہ مزدوری کر کے اپنی ضروریات پوری کرنے والا محتاج نہیں ہے" انتہی

جمہور علمائے کرام نے شیر خوار بچے کو کفارے کا مال دینا بھی جائز قرار دیا ہے، جیسے کہ یہ سوال نمبر:
(66886) میں بیان ہو چکا ہے۔

واللہ اعلم.